رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۸

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

جلد ۲۲	مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء	یوم پنجشنبہ	مؤرخہ ۸ رجب ۱۳۵۳ھ	نمبر ۴۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۶ ر اکتوبر ۱۰ بجے صبح بذریعہ موٹر فیروز پور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی جماعت کا امیر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

کچھ عرصہ ہوا سید عبد الجلیل صاحب بی اے خلف حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹی کا نکاح جناب سید حبیب اللہ شاہ صاحب سول سرجن کی صاحبزادی سے ہوا تھا۔ ۱۴ ر اکتوبر سیالکوٹ سے ان کی برات آئی۔ اور ۱۵ ر کو بتقریب رخصتانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوٹھی دار الحمد میں بعض اصحاب کو دعا میں شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا۔ جن کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب معہ برات گوجرانوالہ سے اور شیخ مبارک احمد صاحب سانہ وال ضلع لدھیانہ سے واپس آ گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نجات ایمان سے ہے

فرمودہ ۱۸ ۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء

"درحقیقت نجات ایمان سے ہے۔ اور خدا شناسی کی اس وقت بڑی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا شناسی کے بغیر گناہ کی ناپاک زندگی پر موت وارد نہیں ہوتی۔ اور خدا شناسی کا پہلا زینہ یقین ہے۔ خدا تعالےٰ اور اس کی عجیب در عجیب قدرتوں اور طاقتوں پر سچا ایمان اور یقین ایک معرفت کا نور عطا کرتا ہے۔ اور دل میں اس سے ایک قوت پیدا ہوتی ہے۔ پھر انسان اس قوت کے ساتھ گناہ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ دیکھو یہ لوگ اپنے ظنوں پر ایک قسم کا یقین رکھتے ہیں۔ تو کیا ہم اپنے یقین پر بھی یقین نہ رکھیں۔" (الحکم ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نغمۂ تہنیت

بخدمت جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب احمدی بارایٹ لا

من جانب محمد عثمان آں صاحب احمدی لکھنوی

رُوح وجداں ہے میں ہوں سربسجُود　　اور مسرّت بنی ہے لامحدُود
غم کا دِل میں نہیں ہے آج وجُود　　بلکہ دل ہے مرا دُرِ مقصُود
میں نے دل کی مُراد پائی ہے
میری جائز یہ خود نمائی ہے

اپنے مولا کی کارسازی دیکھ　　اے ظفر! یہ ظفر نوازی دیکھ
درِ محمُود کی ایازی دیکھ　　اپنی یہ شانِ سرفرازی دیکھ
سربلندی ہے یہ اُسی در کی
جس سے عظمت بڑھی ہراک سر کی

قوم کی تم نے کی ہے وُہ خدمت　　بڑھ گئی جس سے قوم کی عظمت
تُم نے یورپ میں پائی وُہ شُہرت　　اہلِ مغرب تھے محوِ صد حیرت
گول میز ی ہراک ہے اس کا گواہ
تھا ہراک کی زباں پہ ظفر اللہ

ہند کے نام کا بجا ڈنکہ　　تُم نے اپنا جما دیا سکہ
ہر طرف ہے تمہارا ہی چرچہ　　حق جتا کر طلب کیا حصّہ
گُونج تھی ہند کے مفکّر کی
دُھوم تھی مشرقی مدبّر کی

پیش کر دیں وطن کی تصویریں　　راؤنڈ ٹیبل میں کرکے تقریریں
تُم نے کیں جاکے ایسی تدبیریں　　جن سے بدلیں ہماری تقدیریں
حق طلب یُوں کیا حکومت سے
سرخروئی ملی ہے عزّت سے

بے زباں مُلک کی زبان بنے　　قوم کے اپنی ترجمان بنے
قوم کے حق کے پاسبان بنے　　دردِ قومی کی داستان بنے
حق تو یہ ہے۔ کہ حق کیا وہ ادا
جو نہ ہوگا ادا کبھی نہ ہُوا

کیوں نہ نازاں ہوں تم پہ اہلِ وطن　　ہند کا نام کردِیا روشن
کیا یہ خدمت نہیں ہے مستحسن　　ہند سے آشنا ہُوا لندن
تم نے اہلِ وطن کی رکھ لی لاج
تم بنے اہلِ ملک کے سرتاج

ہے حقیقت میں فخر کا یہ مقام　　ایک ادنےٰ سا خادمِ اسلام
ایسا چمکا رہا ہے اپنا نام　　آج عزّت بنی ہے اُس کی غلام
کس کا اقبال یُوں ہو تابندہ
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہے ضیا بار نیّرِ اقبال　　روشنی ہے جنُوب تا بہ شمال
چاہتا ہے جو کوئی اس کا زوال　　ہُوا جاتا ہے خود بہ خود پامال
چاند پر کون جاکے ڈالے خاک
مُونہہ کی کھاتے ہیں ایسے سب بے باک

مُشکلیں اپنی تم نے کیں آسان　　سربلندی کے ڈھونڈھکر امکان
بامُرادی کے وُہ کئے سامان　　بامُرادی سے بھر گئے دامان
دِل سے اپنے نکل رہی ہے دُعا
تُم کو اللہ دے گا اس کی جزا

لو دُعا میری یہ اثر لائی　　کامیابی کو ڈھونڈھکر لائی
جو کہا تھا وُہ سربسر لائی　　مژدہ باد! اک عجب خبر لائی
للہ الحمد تم وزیر بنے
یعنی سرکار کے مشیر بنے

ہو وزیر آج۔ کل گورنر ہو　　آج جو ہو۔ کل اس سے بڑھکر ہو
سربلند ہم ہیں جو تم سر ہو　　اِن دُعاؤں میں کچھ اثر گر ہو
احمدی دے رہا ہے تم کو دُعا
اور دُعاؤں کو سُن رہا ہے خُدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ رجب ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا انتخاب
وائسرائے کی اگزکٹو کونسل کیلئے

ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند کی اگزکٹو کونسل کی مُسلم نشست کے لئے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا انتخاب عمل میں آچکا۔ اور سرکاری طور پر اس کا اعلان ہوگیا ہے۔ اس تقرر کی ایک نہایت ہی قلیل التعداد اور غیر ذمہ وار طبقہ نے محض اس بناء پر مخالفت شروع کی تھی۔ کہ جناب چودھری صاحب موصوف احمدی ہیں۔ اور احمدی ان کے نزدیک مسلمان نہیں۔ اس کے سوا ان کے پاس مخالفت کی نہ تو کوئی وجہ تھی۔ اور نہ انہوں نے پیش کی سکتے کہ انہوں نے بار بار یہ کہکر کہ اگر چودھری صاحب موصوف احمدی نہ ہوتے تو ایسی حالت میں نہ صرف وُہ ان کے انتخاب کے خلاف کوئی اعتراض نہ کرتے۔ بلکہ ان کی پُورے زور کے ساتھ تائید کرتے اس بات کا خود بھی اعتراف کر لیا۔ کہ جناب چودھری صاحب اپنے تدبّر اور اپنی قابلیت کے لحاظ سے اس عُہدہ کے ہر طرح اہل ہیں ؎

ظاہر ہے۔ کہ جس بناء پر مخالفت شروع کی گئی تھی۔ وُہ مُسلمانوں کے سیاسی اتحاد کے لئے سخت نقصان رساں اور ان کے ملکی مفاد کیلئے بیحد تباہ کُن تھی۔ کیونکہ جب بھی کسی مُسلمان کو کسی اہم عُہدہ کے قابل سمجھا جاتا۔ کسی نہ کسی فرقہ کے لوگ مذہبی عقائد کے اختلاف کی بناء پر اس کے خلاف کھڑے ہوکر شور مچا سکتے تھے۔ لیکن خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند میں اپنے حقوق کی حفاظت کے متعلق کافی بیداری پیدا ہوچکی ہے۔ اور چونکہ انہیں معلوم ہوچکا ہے۔ کہ سیاسی و ملکی حقوق کے متعلق فرقہ وارانہ تفریق پیدا کرنا ان کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ اس لئے جن لوگوں نے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف آواز بلند کی۔ ان کا حلقہ نہایت ہی محدود رہا۔ اور ہر صُوبہ کے مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت نے ان کی پُر زور مذمت کی۔ چنانچہ علاقہ سندھ۔ صُوبہ بنگال۔ صُوبہ یو۔پی۔ اور خود پنجاب کے مُسلمانوں کی اکثریت ان کے خلاف کھڑی ہوگئی۔ اور اس نے نہایت زور دار الفاظ میں ظاہر کر دیا۔ کہ مسلمانانِ ہند ان خود غرض اور فتنہ پرداز لوگوں کی تائید کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں۔ جو احراری کہلاتے ہیں۔ اور جن کا سابقہ ریکارڈ مسلمانوں کے خون سے داغ داغ ہے ؎

اس معاملہ فہمی پر مُسلمانانِ ہند کی اکثریت قابل مبارکباد ہے۔ اور امید کی جاسکتی ہے۔ کہ آئندہ بھی وُہ ہر ایسے موقعہ پر جبکہ بعض خود غرض لوگ مسلمانان ہند کی نمائندگی کا جھوٹا دعوٰی کرکے مسلمانوں کے حقوق کو نقصان پہونچانے کی قابل شرم کوشش کرنے کی جُرأت کریں۔ ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک روا رکھیں گے اور انہیں قطعاً اس بات کا موقعہ نہیں دیا جائے گا۔ کہ مُسلمانوں کے سیاسی اور ملکی مفاد کو آپس میں اختلاف و انشقاق پیدا کرکے تباہ کرسکیں ؎

جمہُور مسلمانانِ ہند کے اس قابلِ تعریف رویہ کا ذِکر کرنے کے بعد جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان میں اپنے حقوق کی حفاظت کے متعلق کافی بیداری پیدا ہوچکی ہے۔ اور وُہ اپنے مفاد کو نقصان پہنچانے والے عنصر کی حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے لئے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا وائسرائے کی اگزکٹو کونسل میں تقرر نہایت ہی خوشی اور مسرت کا باعث ہے مگر اس لئے نہیں کہ ان کو ایک بہت بڑا اور نہایت ذمہ داری کا عُہدہ تفویض کیا گیا ہے۔ اور ہمیں جناب موصوف کے متعلق جو حسن ظنی ہے۔ اس کی بناء پر ہم سمجھتے ہیں۔ کہ خود ان کے لئے بھی اس عُہدہ کی صرف اہمیت خوشی کا باعث نہیں ہوسکتی۔ بلکہ ان کے لئے خوشی کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں ملک و قوم کی بیش از بیش خدمات سرانجام دینے کا موقعہ میسر آسکے گا۔ اور جماعت احمدیہ کے لئے خوشی کا باعث یہ ہے۔ کہ چودھری صاحب موصوف نے احمدیت کے اخلاق نہایت عمدگی کے ساتھ حاصل کئے ہُوئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت ہی مخلص باپ کے زیرِ سایہ اور نہایت ہی مخلص ماں کی زیر تربیت پرورش پائی ہے۔ نیز اپنی سعادت مندی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ انہیں ایسی مخلصانہ عقیدت رکھنے کا شرف حاصل ہے۔ کہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ وُہ احمدیت کے مغز سے پوری طرح واقف ہیں۔ اور مزید خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ ان میں ملک اور قوم کی خدمت کرنے کی ذاتی قابلیت موجُود ہے۔ پس ایسی حالت میں جبکہ انہیں وُہ نور حاصل ہے۔ جو اہم سے اہم معاملات کو سرانجام دینے کے لئے صحیح راہ نمائی کرتا ہے۔ اور ان میں اہم خدمات بجا لانے کی اعلیٰ قابلیت موجُود ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ مسلمانانِ ہند خدا تعالےٰ کے فضل سے ان توقعات کو پُورا ہوتا دیکھ سکیں گے۔ جو جناب چودھری صاحب موصوف کی ذات سے انہیں ہیں۔

نیز ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ جناب موصُوف خود بھی اس بات کو مدِنظر رکھیں گے۔ کہ وُہ پہلے احمدی ہیں۔ جن کے سپرد اتنا بڑا عُہدہ کیا گیا ہے۔ اور اس لحاظ سے وُہ اپنی خاص ذمہ واری محسوس کریں گے۔ اس وقت بدقسمتی سے اعلیٰ عُہدوں پر متمکن ہونے والے ہندو مُسلمانوں میں عام طور پر ایک نقص پایا جاتا ہے اور وُہ یہ کہ مسلمان اپنی کمزوری اور تربیت کے نقص کی وجہ سے مُسلمانوں کے حقوق کو اس لئے نظر انداز کر دیتا ہے۔ کہ غیر مُسلم اس کے خلاف ناراضگی کا اظہار نہ کریں۔ اور ہندُو تعصب سے کام لے کر مسلمانوں کے حقوق پامال کرنے سے دریغ نہیں کرتا ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جناب چودھری صاحب موصُوف میں نہ تو متعصب ہندُو کا سا تعصب پایا جائے گا۔ کہ کسی کو اس کے جائز حقوق سے محروم کر دیں۔ اور نہ کمزور دل مسلمان عُہدہ دار والی بُزدلی پائی جائے گی۔ کہ کسی جائز حقدار کے حق کو مخالفت کے خوف سے نظر انداز کر دیں۔ بلکہ وُہ اس طرح عدل و انصاف سے کام لیں گے۔ کہ ہر قوم کے انصاف پسند اور سنجیدہ مزاج لوگ اپنے حقوق محفوظ سمجھیں گے۔ ہندُو ان پر پُورا پُورا اعتماد رکھیں گے اور مسلمان اپنے جائز حقوق سے مستفید ہوسکیں گے۔ یہ ذمہ واری تو اپنے عُہدہ کے لحاظ سے جناب چودھری صاحب موصوف پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بہت بڑی ذمہ واری بھی ان سے متعلق ہے۔ اور وُہ یہ کہ چونکہ وُہ پہلے احمدی ہونگے۔ جو اتنے بڑے عُہدہ کا بار اپنے کندھوں پر اٹھائیں گے۔ اس لئے انہیں اپنے طریقِ عمل سے عدل و انصاف کی ایسی اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔ جو خاص امتیاز رکھتی ہو۔ اور وُہ احمدی جو خدا تعالےٰ کے فضل سے آئندہ جلیل القدر عُہدوں پر کام کرنے کے لئے آئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کی تقلید کر سکیں ؛

ہم دُعا کرتے ہیں ۔ کہ خدا تعالےٰ جناب چوہدری صاحب موصُوف کو ملک اور اہل ملک کی بیش از بیش اور بہترین خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشے ۔ اور ان ذمہ واریوں کو ادا کرنے کا پورا پُورا اہل ثابت کرے ۔ جو ان پر اپنے ملک اور اپنے مذہب کی طرف سے عائد ہوتی ہیں ؛

ہندو اخبارات میں احراریوں کی تائید

مسلمانوں میں اختلاف و انشقاق پیدا کرنے اور ایک دُوسرے کے خلاف مشتعل کر کے آپس میں الجھائے رکھنے کے لئے متعصب ہندو اخبارات اپنے جن خاص ہتھیاروں سے کام لیا کرتے ہیں ۔ ان کا مظاہرہ انہوں نے اس مصنوعی شورش کے موقعہ پر بھی پوری طرح کیا ۔ جو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف احراریوں نے برپا کیا تھا ۔ مگر ۸ کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کے دعویدار اخبار "زمیندار" کی غیرت وحمیت ملاحظہ ہو ۔ کہ وُہ ہندو اخبارات کی ایسی تحریریں جن کا مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور آپس میں لڑانا تھا ۔ بڑے فخر کے ساتھ یہ ظاہر کرنے کے لئے شائع کرتا رہا ۔ کہ وُہ جس فتنہ کو کھڑا کر رہا ہے ۔ اس میں غیر مسلم بھی اس کی امداد کر رہے ہیں ۔ حالانکہ ایک معمولی عقل وسمجھ کا مسلمان بھی جانتا ہے کہ کبھی ممکن نہیں ۔ کہ ہندو کسی ایسی تحریک کی حمایت اور تائید کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ جو مسلمانوں کے لئے کسی رنگ میں مفید ہو سکتی ہے اور خود احراری بھی جانتے ہیں ۔ کہ ہندو اخبارات ان کی دُوسری سرگرمیوں کو کس نظر سے دیکھتے ۔ اور ان کے متعلق کن خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں ۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے غنیمت سمجھا کہ بعض ہندو اخبارات ان کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں ۔

اگر اور باتوں سے قطع نظر کر لی جائے ۔ تو جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کی فتنہ انگیزیوں اور شرارتوں کی ہندو اخبارات میں تائید ہونا ہی ایک ایسا امر ہے ۔ جس سے ثابت ہو جاتا ہے ۔ کہ ان کی سرگرمیوں کی ہندو اخبارات اس لئے حمایت کر رہے ہیں ۔ کہ انہیں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف اور ان کے لئے نقصان رسان سمجھتے ہیں ۔ اور چاہتے ہیں کہ مسلمان آپس میں اُلجھے رہیں ۔ تاکہ ملکی اور سیاسی حقوق کے حصول کے لئے متحد نہ ہو سکیں ۔ ورنہ کیا وجہ ہے ۔ کہ یوں تو وُہ احراریوں کو مفسد ۔ فتنہ پرداز اور ملک کا امن تباہ کرنے والے قرار دیتے ہیں ۔ لیکن جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ان کی ساری ہمدردی احراریوں کے لئے وقف ہو جاتی ہے ۔ اس کی وجہ یہی ہے ۔ کہ ہندو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں ۔ کہ جماعت احمدیہ نہایت سرگرمی سے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والی جماعت ہے ۔ اور دُوسرے مُسلمانوں میں بھی اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے بیداری پیدا کر رہی ہے ۔ اس لئے وُہ اسے نقصان پہنچانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں تاکہ مسلمان پہلے کی طرح خواب غفلت میں پڑے رہیں ۔ اور ہندو ان کے حقوق غصب کئے رکھیں ۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے ۔ احراریوں کے سے بے حمیت لوگوں کو مسلمانوں میں کوئی وقعت حاصل نہیں ہے ۔ اور ان کی رہی سہی بات ہندوؤں کی حمایت اور تائید نے بگاڑ دی ہے ۔ اب عمید از مسلمان انہیں متعصب ہندوؤں کم نقصان رساں نہیں سمجھتے ؛

لارڈ ولنگڈن کی یادگار کی تجویز

موجودہ وائسرائے ہند لارڈ ولنگڈن کے سپرد جب عنانِ حکومت کی گئی ۔ تو وُہ نہایت ہی نازک وقت تھا کانگرس نہ تو مصالحت پر آمادہ تھی ۔ اور نہ خلاف قانون سرگرمیاں ترک کرنے کو تیار تھی ۔ ملک میں ہر طرف خوف وہراس پھیلا ہوا تھا ۔ لیکن لارڈ ولنگڈن نے ایسا انتظام کیا ۔ کہ ایک طرف تو کانگرس کو اپنی کامل شکست کا اقرار کرنا پڑا ۔ اور دوسری طرف وُہ حکومت سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہو گئی ۔ اور آج کانگرسی اسمبلی اور کونسلوں میں جانے کے لئے نہایت بیتابی کا اظہار کر رہے ۔ اور ایک دوسرے کو شکست دینے کی کوشش کر رہے ہیں ؛

غرض موجودہ وائسرائے نے نہایت قلیل عرصہ میں ہندوستان میں جو حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا ۔ وُہ اتنا بڑا کارنامہ ہے ۔ جس کی ہندوستان کی طرف سے زیادہ سے زیادہ قدر ہونی چاہیئے اور کوئی بہترین یادگار قائم کرنی چاہیئے ؛

معلُوم ہوا ہے ۔ کہ والیانِ ریاست ہائے ہند نے دہلی میں لارڈ ولنگڈن کا مجسمہ کھڑا کرنے کے لئے ایک لاکھ سات ہزار روپیہ جمع کیا ہے ۔ مگر ہمارے نزدیک مجسمہ کی بجائے یادگار کی اگر کوئی ایسی صورت اختیار کی جائے ۔ جو لوگوں کے لئے فیض رساں ہو ۔ تو زیادہ بہتر ہے ۔ نیز اس کا قیام صرف والیانِ ریاست تک ہی محدود نہ رکھا جائے ۔ بلکہ ہر طبقہ کے لوگوں کو اس میں حصہ لینے کی اجازت ہو ۔ تاکہ سارے ہندوستان کی طرف سے یادگار قائم کی جائے ۔ تاکہ وُہ ہندوستان کے تمام امن پسند اور پابندِ قانون لوگوں کی طرف سے اظہارِ محبت کا ثبوت ہو ؛

مقدمہ قتل کراچی کا فیصلہ

مقدمہ قتل کراچی کے ملزم کے متعلق فیصلہ دیتے ہُوئے مسٹر مہتہ ایڈیشنل جوڈیشل کمشنر نے کہا ہے مجھے اس بات میں شک ہے کہ ملزم کو نتھو رام کے خلاف کوئی ذاتی رنجش تھی ۔ میرا یقین ہے کہ ملزم کو اس بات کا یقین تھا ۔ کہ پیغمبر کی عزت اس کی زندگی سے زیادہ قیمتی ہے ۔ اس لئے اس نے اس جُرم کا ارتکاب کیا مگر کسی فرد کو اس بات کا حق نہیں ۔ کہ وُہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے ؛

بے شک قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کسی کو اجازت نہ ہونی چاہیئے ۔ لیکن جن حالات میں ایسا کیا جائے ان کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے ۔ اس صورت میں بہتر ہوتا ۔ اگر انتہائی سزا پھانسی نہ دی جاتی ۔ اس سے یہ بھی امید کی جا سکتی تھی ۔ کہ وُہ بدزبان لوگ جو دُوسروں کے مقدس پیشواؤں کی توہین کے مرتکب ہوتے اور اشتعال کے سامان پیدا کرتے ہیں یہ سمجھ کر کھڑے نہ ہونے پاتے ۔ کہ اگر ان کی جان جاتی ہے ۔ تو ایک اور کی جان بھی تو لے لی جاتی ہے ؛

جماعت احمدیہ کی خدمات اسلام

جماعت احمدیہ اپنی تعداد کے لحاظ سے اسلام کی حفاظت واشاعت کے لئے جس قدر مالی قربانی کر رہی ہے ۔ اس نسبت سے دُنیا کی کوئی مالدار سے مالدار قوم بھی اپنے دین کے لئے ایثار سے کام نہیں لے رہی ۔ اور عام مسلمانوں کا تو ذکر ہی کیا ہے جنہیں اپنے مذہب کی ترقی اور ترویج کا کچھ بھی خیال نہیں ۔

حال میں مسلمانوں کی "جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام" نے جس کا دعوٰے ہے ۔ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کی واحد تبلیغی انجمن ہے ۔ اعلان کیا ہے ۔ کہ "نو ماہ سے انجمن ہائے ملحقہ کی امداد بوجہ آمدنی مفقود ہونے کے ادا نہیں ہوئی ۔ اور چھ ماہ سے کارکنان کی تنخواہ واجب الادا ہے ۔ جس کی وجہ سے جملہ کارکنان سخت پریشان ہیں آٹھ سو کے قریب جمعیتہ کا ماہانہ خرچ ہے ۔ اور آمدنی قطعی بند ہے "!

آٹھ کروڑ مسلمانوں کی واحد جمعیتہ مرکزیہ جس کا ماہانہ خرچ صرف آٹھ سو روپیہ ہو ۔ اور وہ بھی پورا نہ ہوتا ہو ۔ جو کچھ کر سکتی ہے ظاہر ہے ۔ ان حالات میں جماعت احمدیہ جس کی تعداد دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت قلیل ہے ۔ کئی لاکھ روپیہ سالانہ خدمت اسلام میں صرف کر رہی ہے ۔ ہندوستان میں ہر جگہ اس کے مبلغ مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے موجود ہیں ۔ اور دُنیا کے دُور دراز مقامات میں اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے ۔ کیا اسلام کو سربلند اور تمام دُنیا میں پھیلا ہُوا دیکھنے کی خواہش رکھنے والوں ...

[illegible]

279

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام پر اعتراضات کے جواب

اللہ تعالیٰ کی مشیّت اور آریہ سماجی

کیا پرمیشر سروشکتیمان نہیں؟

اسلام کا قادر مطلق خدا

اسلام نے اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات اور اس کی صفات کو اصلی اور حقیقی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور وہ ایسی حقیقت ہے۔ جو اس وقت دوسرے مذاہب میں بالکل مفقود ہے۔ ان مذاہب میں یا تو خدا تعالےٰ کی صفات کا بالکل انکار پایا جاتا ہے۔ یا بعض صفات کو مان کر پھر خدا کو ان پر پورا پورا متصرف نہیں تسلیم کرتے ؞

اسلام نے خدا تعالیٰ کی دیگر صفات کے علاوہ یہ صفت بھی بیان کی ہے۔ کہ وہ قادر مطلق ہے۔ دنیا کی ہر چیز اس کی قدرت اور تصرف کے ماتحت ہے۔ اس کا ارادہ تمام ارادوں پر غالب ہے۔ اور اس کا حکم تمام حکموں پر فائق۔ عالم کائنات کا تمام نظام اس کے حکم کے ماتحت چل رہا ہے۔ اور اسی کی مشیت سے یہ سب امور طے ہو رہے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ان اللّٰہ علیٰ کل شیئٍ قدیر۔ کہ خدا تعالےٰ ہر ایک چیز پر غالب اور قادر ہے۔ اور پھر فرمایا واللّٰہ غالبٌ علیٰ امرہٖ (سورہ یوسف) کہ خدا کی ذات بابرکات ایسی ہے۔ جو سب نظام پر غالب اور ہر چیز پر متصرف ہے۔

اخبار "پرکاش" کا اعتراض

لیکن اعتراض کرنے والوں کو تعصب اور عناد کی وجہ سے اس بین اور واضح تعلیم پر بھی اعتراض ہی سوجھتے ہیں۔ چنانچہ اخبار "پرکاش" لاہور نے "قرآن میں خدا کا سروپ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اعتراض کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ قرآن مجید سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کا کوئی قانون اور اصول نہیں ہے۔ اور وہ نیا کاری نہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ "قرآن کا خدا نیا کاری نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن میں آیا ہے۔ ان اللّٰہ یرزق من یشاء بغیر حساب بے شک اللہ جسکو چاہے رزق دیتا ہے بے حساب دوسری آیت فیضل اللّٰہ من یشاء ویھدی من یشاء اللہ جس کو چاہے گمراہ کرتا ہے۔ اور جسکو چاہے راہ یاب کرتا ہے۔ تیسری آیت یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت اللہ جسکو چاہے مٹاتا ہے۔ اور جس کو چاہے ثابت کرتا ہے"۔

یہ آیات معہ "ارتھ" پیش کرنے کے بعد لکھا ہے۔ "ان آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اللہ کے کوئی قانون اور اصول نہیں ہیں۔ جو اس کی مرضی ہو کرے کوئی حساب کتاب نہیں"۔ اس کے بعد یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ "قرآن میں ایک جگہ آیا ہے کہ انسان کو جو کچھ پراپت ہوتا ہے۔ وہ اس کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ اس سے کرموں کے پھل کی پراپتی صاف ظاہر ہے لیکن اس آیت میں کرموں کی کوئی وقعت نہیں۔ اس طرح دونوں آیتوں میں تضاد پایا جاتا ہے"۔

اعتراض کا جواب

قرآن مجید کی ان پیشکردہ آیات میں خدا تعالےٰ کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس کا ارادہ اور مشیت سب پر غالب ہے اور اسی کے حکم سے تمام کارخانۂ عالم چل رہا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ جس کے قبضہ تصرف میں تمام کائنات ہے۔ آریہ لوگ بھی پرمیشر کو سروشکتیمان (قادر مطلق) ماننے کا دعوے کرتے ہیں پس جب ان کے نزدیک بھی پرمیشر قادر مطلق ہے۔ جس کا یہی مطلب ہے۔ کہ جو اس کی مرضی ہو کرے کوئی حساب کتاب نہیں"۔ تو ان آیات پر کوئی آریہ کس مونہہ سے اعتراض کر سکتا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ آریہ اپنے خدا کو اصل میں سروشکتیمان تسلیم نہیں کرتے۔ اور اس کے سوروپ کو انہوں نے ایسا بگاڑ رکھا ہے۔ کہ جس کی نظیر اور کسی مذہب میں ملنی مشکل ہے۔ ایک طرف تو وہ یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ خدا سروشکتیمان ہے۔ لیکن دوسری طرف ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ روح اور مادہ پر اسے کوئی اختیار حاصل نہیں۔ اسی طرح وہ پرمیشر کے مالک کل ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مگر حقیقتاً ایسا نہیں سمجھتے۔ کیونکہ مالک کل تو وہ ہوتا ہے جس کے قبضہ میں ہر چیز ہو۔ مگر آریہ روح و مادہ کا پرمیشر کو مالک نہیں مانتے۔ پس ویدوں میں جو خدا کا سوروپ پیش کیا گیا ہے۔ وہ بالکل ناقص اور نامکمل ہے جس کا مقابلہ قرآن مجید کے ساتھ کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ پھر معترض نے ان آیات کا جو مفہوم بیان کیا ہے۔ وہ منشائے قرآن کے بالکل خلاف ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے

پہلی آیت کا مفہوم

پہلی آیت جو پیش کی گئی ہے۔ وہ سورہ آل عمران کی ہے حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم سے ان کے بچپن کے ایام میں جبکہ انہیں خدمت دین کے لئے وقف کر دیا گیا تھا۔ ان کے پاس غیر معمولی طور پر کھانے پینے کی چیزیں دیکھ کر سوال کرتے ہیں۔ کہ تجھے یہ رزق کہاں سے ملا۔ انہوں نے جواب دیا۔ قالت ھو من عند اللّٰہ۔ ان اللّٰہ یرزق من یشاء بغیر حساب کہ یہ سب کچھ خدا کا عطا کردہ ہے۔ وہ جسکو چاہتا ہے بغیر حساب کے دیتا ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اس کے دین کی خدمت کے لئے اور اس کی مخلوق کی ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ خدا اس کا متکفل ہو جاتا ہے اور اس کی معیشت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن آریہ معترض صاحب جو اپنے آپ کو "عربی سنسکرت مہا دو یالیہ امرتسر کے پرنسپل ظاہر کرتے ہیں۔ یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ "قرآن کا خدا نیائے کاری نہیں"۔ اور یہ کہ "اس سے کرموں کی کوئی وقعت نہیں رہی"۔ بریں عقل و دانش بباید گریست پھر قرآن مجید میں جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ "انسان کو جو کچھ پراپت ہوتا ہے۔ وہ اس کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے"۔ بالکل صحیح اور درست ہے۔ اور اسے آیت ان اللّٰہ یرزق من یشاء بغیر حساب کے خلاف قرار دینا عربی زبان سے ناواقفیت اور ضد و تعصب کی زیادتی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ایک معمولی علم و عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ جو انسان کو پراپت ہوتا ہے۔ وہ اس کے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان کو جو دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے اعمال کے نتیجہ میں پہنچتی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا بلکہ انسان اپنے ہی برے اعمال کا نتیجہ بھگتتا ہے۔ مگر جہاں یہ فرمایا۔ ان اللّٰہ یرزق من یشاء بغیر حساب۔ وہاں ان انعامات کا ذکر کیا۔ جو خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر کرتا ہے۔ جن کے مقابلہ میں انسان کی جدوجہد کی کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی ؞

دوسری اور تیسری آیت کا مفہوم

آریہ معترض نے آیات فیضل اللّٰہ من یشاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویھدی من یشاء اور یمحو اللہ مایشاء ویثبت پیش کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ خدا کا کوئی قانون اور اصول نہیں۔ جسکو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔ پھر جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ فیضل اللہ من یشاء سے یہ استدلال کرنا کہ خدا جس کو چاہتا ہے بلا وجہ گمراہ کرتا ہے صحیح نہیں ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کی برائیاں اور بد اعمالیاں سرکشی کی حد تک پہنچی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کو اللہ تعالےٰ بطور سزا گمراہ قرار دیتا ہے۔ چونکہ ہر ایک چیز کا نتیجہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے اس لئے فیضل اللہ من یشاء کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ورنہ قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ بتا دیا گیا ہے کہ گمراہی انسان کے اپنے ہی برے اعمال کے نتیجہ میں ہوتی ہے چنانچہ فرمایا کہ جو لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔ وہ اس وجہ سے ہوتے ہیں۔ بل ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون ان کے دلوں پر جو زنگ لگ جاتا ہے۔ وہ ان کی سرکشی اور نافرمانی کی وجہ سے لگتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا بل طبع اللہ علیھا بکفرھم کہ ان کفار کے دلوں پر گمراہی کی جو مہر لگی ہے۔ وہ بوجہ ان کے کفر کے ہے۔ پس فیضل اللہ ما یشاء کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کو گمراہ ہے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ لوگوں کی سرکشی اور بدکاری کے نتیجہ میں ان کو گمراہ قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا (بنی اسرائیل) کہ جو لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ان کے اعمال کے مطابق جزا دے گا۔ اور جو لوگ گمراہی کو اختیار کرتے ہیں۔ ان کو اس کی سزا دے گا۔ پس اللہ تعالےٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ بلکہ گمراہ ہونے والے اپنے اعمال کے نتیجہ میں گمراہی اختیار کرتے ہیں۔

تیسری آیت جو سورۂ رعد کی پیش کی گئی ہے۔ یہ ہے وما کان لرسولٍ ان یاتی بآیۃٍ الا باذن اللہ لکل اجلٍ کتاب۔ یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہٗ ام الکتاب اس کا مفہوم یہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ کسی نبی اور رسول کے اختیار میں یہ بات نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشان مخالفین کو دکھاتا۔ ہر میعاد کے لئے ایک معین حکم ہے۔ اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہے مٹاتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے قائم کرتا ہے۔ اور اسی کے پاس اصل علم ہے؛

اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ منکروں پر عذاب لانا رسول کے اپنے اختیار کی بات نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ جب چاہتا ہے عذاب نازل کرتا ہے۔ ہر قوم کی اجل کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ کہ اسے کب مٹایا جائے۔ اور کب اس کی جگہ دوسری قوم کو کھڑا کیا جائے۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واللہ غالبٌ علیٰ امرہٖ کہ خدا تعالےٰ اپنا حکم جاری کرنے میں غالب ہے۔ اور اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ کامیابی اور شکست خدا ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور کسی قوم کو ذلت و عزت دینا اس کی مشیت اور ارادے پر منحصر ہے۔ جب تک وہ اس کا فیصلہ آسمان سے نہ کرے زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا۔

پس یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت میں یہ فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت ترقی کرنے والی قومیں ترقی کرتی اور ذلت اٹھانے والی ذلت اٹھاتی ہیں۔ اور وہ عذاب جو نشان کے طور پر رسولوں کے ذریعہ سے قوموں پر نازل کرتا ہے۔ اسی کی مشیت اور ارادے کے ماتحت ہوتا ہے۔ کسی انسان کو اس کے لانے کا اختیار نہیں اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہے قائم کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے زائل کر دیتا ہے۔

عذاب دور بھی ہو سکتا ہے

اللہ تعالےٰ نے اس میں یہ بتایا ہے۔ کہ اگر کوئی قوم جس پر عذاب نازل ہونے والا ہو۔ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو اور توبہ کی طرف مائل تو خدا تعالےٰ عذاب دور بھی کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ غفور الرحیم ہے۔ اس کا عفو و کرم نہایت وسیع ہے اسلام ویدک دھرم کی طرح یہ نہیں کہتا۔ کہ جس انسان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے۔ خواہ وہ کتنی پریشانی کا اظہار کرے اور کتنی ہی اصلاح کرے۔ سزا پائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بلکہ یہ کہتا ہے۔ کہ سچی توبہ اور حقیقی اصلاح کر لینے پر خدا تعالےٰ سابقہ گناہ بخش دیتا ہے۔ کیا آریوں کے نزدیک انصاف اسی کا نام ہے۔ کہ انسان اپنی غلطی پر خواہ کتنی ندامت محسوس کرے۔ اس کی توبہ قبول نہ ہو۔ وہ بخشش اور رحم کا امیدوار ہو مگر اس پر رحم نہ کیا جائے۔ اور جب تک وہ سزا نہ پائے۔ اس وقت تک پرمیشر کو چین نہ آئے۔ کیا دنیا میں ہم اپنے دشمنوں کے قصور معاف نہیں کرتے۔ کیا انسان دنیا میں عفو اور رحم کا نمونہ نہیں دکھاتا۔ دوسروں کی غلطیوں اور لغزشوں سے درگذر نہیں کرتا۔ اور اس کا یہ طریق عمل قابل ستائش خیال نہیں کیا جاتا۔ اگر کیا جاتا ہے تو کیا خدا تعالےٰ میں یہ صفت موجود نہیں ہے۔ جو تمام صفات حسنہ کا منبع ہے ہے اور ضرور ہے

مگر ویدک دھرم چونکہ پرمیشر کا حقیقی سوروپ بیان کرنے سے عاری ہے۔ اس لئے آریوں نے پرمیشر کے متعلق ایک ایسا نقشہ بنا رکھا ہے۔ جو بے حد قابل اعتراض اور پرمیشور کی شان کو بٹہ لگانے والا ہے۔ اور وہ وما قدروا اللہ حق قدرہٖ کے پورے پورے مصداق بنے ہوئے ہیں یہ شرف صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس نے دنیا کے سامنے خدا تعالےٰ کی ذات اور اس کی صفات کو حقیقی رنگ میں پیش کیا۔ اور وہی پیش کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اگر کوئی مذہب کامل طور پر خدا تعالےٰ ساتھ انسان کا تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ تو وہ اسلام ہی ہے

تعلق باللہ کا ذریعہ

بانیٔ اسلام نے ہی ساری دنیا کو مخاطب کر کے کہا ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ کہ اے لوگو اگر تم خدا سے محبت کرنے کے دعویدار ہو۔ اور اس سے کامل تعلق پیدا کرنا چاہتے ہو تو آؤ میری اتباع اور اطاعت کرو۔ تمہارا تعلق اللہ تعالیٰ سے پیدا ہو جائے گا۔

ہر زمانہ میں مجدد

اسلام کا یہ دعوےٰ ہی نہیں۔ بلکہ اس کا مشاہدہ ہر زمانہ میں ہوتا رہتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فیوض آج بھی اسی طرح ظاہر ہوتے ہیں جس طرح پہلے زمانہ میں ان کا ظہور ہوتا تھا۔ ہر زمانہ میں خدا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والوں میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہتا ہے۔ جن سے وہ ہمکلام ہوتا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ ان کا اپنا تعلق خدا تعالےٰ سے کامل ہوتا ہے۔ بلکہ اپنی قوت قدسیہ سے دوسروں کے لئے بھی راہ نمائی جاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ویدک دھرم کی یہ حالت ہے۔ کہ اس میں روحانیت بالکل مفقود ہے۔ پھر وہ خدا کی حقیقی صفات کو کیا بیان کر سکتا ہے۔ اور اس کا اصلی سروپ کیونکر پیش کر سکتا ہے۔ اور روحانیت سے محروم ہونے کا خود آریوں کو اعتراف ہے۔ جیسا کہ حال ہی میں "پرکاش" خود لکھ چکا ہے۔ "اگر کسی طرح سے آریہ پرشوں میں خالص روحانیت کی لہر دوڑ سکے۔ تو اس سے بڑھ کر ور کیا چاہیئے۔ لیکن یہ کام تو نہایت مشکل ہے۔ یہاں دماغ اتنا کام نہیں دیتا۔ جتنا آتما دیتا ہے۔ اس کے لئے کسی ایسے مہاتما کی ضرورت ہے۔ جس میں خالص روحانیت ہو۔" پس جس مذہب میں روحانیت ہی نہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کی صفات کو کیا بیان کرے گا۔ اور اس کے حقیقی سوروپ کو دنیا کے سامنے کیا پیش کریگا؛ (ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل کبڑبالی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی فرقوں میں باہمی رواداری کی ضرورت

محترمہ صغرا ہمایوں مرزا حیدرآباد دکن کے ایک شریف اور معزز خاندان کی خاتون ہیں۔ جو سارے ہندوستان کے علمی طبقہ میں اپنی قابلیت کے لحاظ سے بہت شہرت رکھتی ہیں۔ خاص کر مسلم عورتوں کی ترقی اور بہتری کے لئے انہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعہ ایسی شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ جو نہایت قدر کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔ اور ان کی آراء کو بہت وقعت دی جاتی ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کے متعلق جو بے جا اور متعصبانہ طور پر جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے۔ اور اس کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ قابلِ تعریف ہیں۔ اسی طرح انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدماتِ اسلام کا جن الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ وہ ان کے نہایت غیر متعصبانہ اور قابلِ قدر رویہ کے مظہر ہیں۔ ذیل میں ہم ان کا مضمون درج کرتے ہوئے امیدوار رکھتے ہیں۔ کہ اہل علم اور سنجیدہ مزاج مسلمان اسے دلچسپی سے پڑھیں گے۔ اور فائدہ اٹھائیں گے (ایڈیٹر)

مذہب اسلام ایک سیدھا سادہ مذہب ہے۔ جو بالکل فطرت انسانی کے مطابق اور جو ہر ملک اور ہر زمانہ اور ہر آب و ہوا کے لئے مفید و سازدار۔ جس سے دین اور دنیا بھی حاصل ہوتی ہے۔ یہی اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ ایسے سیدھے اور سچے مذہب کو پیروان مذہب نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اور بہتر یا تہتر فرقے بنا ڈالے۔ ہر ایک فرقہ والا سمجھتا۔ اور کہتا ہے۔ کہ ہمارا فرقہ ناجی ہے۔ اور باقی سب فرقے ناری۔ پہلے میں اپنا مذہب بتاتی ہوں۔ میرا مذہب وہی ہے۔ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ میں فرقہ بندی پسند نہیں کرتی۔ اور نہ کسی مذہب یا اس کے پیشوا کو برا سمجھتی اور نہ برا کہتی ہوں۔ رہا یہ سوال کہ میں کس فرقہ میں پیدا ہوئی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ میرے باپ دادا نانا میری سات پشت شیعہ اثنا عشری۔ میرے دادا حاجی مراد آفندی ترک تھے۔ اردبیل سے حیدرآباد تشریف لائے تھے۔ میری ننھیال ایرانی سادات بنی فاطمہ۔ میرے والد حاجی ڈاکٹر صفدر علی صاحب مرحوم فوج باقاعدہ کے سرجن کپتان۔ میری والدہ مرحومہ عربی و فارسی کی جید عالمہ تھیں۔ میرے والد بہت بے تعصب تھے کبھی کسی مذہب کو برا نہ کہا۔ میرے کانوں نے بچپن میں اپنے والدین سے کسی مذہب کو برا کہتے نہ سنا۔ میرے والد مرحوم کا مذہب و مسلک ان کی تصانیف یوز آسف و حکیم بلوہر نعمت عشق وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ کس قدر خدا رسیدہ صوفی صافی تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں بھی کسی مذہب کو برا نہیں کہتی۔ اور نہ فرقہ بندی پسند کرتی ہوں۔

آج کل قادیانیوں کے مذہب پر حملہ ہو رہا ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ قادیانی حج نہیں کرتے۔ بلکہ قادیان جایا کرتے ہیں۔ میری جان پہچان بہت سی بیبیاں قادیانی ہیں۔ انہوں نے حج کیا۔ چنانچہ عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کی بی بی جب حج کو گئے تھے۔ ان کے حالات سفر حج رسالہ النساء میں جو میں نکالتی تھی۔ درج ہوا کرتے تھے اسی طرح سنی حضرات کہتے ہیں۔ کہ شیعہ حج نہیں کرتے صرف کربلا معلے جاتے ہیں۔ مجھ سے بارہا سنی خواتین نے کہا کہ آپ لوگ حج نہیں کرتے۔ میں نے ان کا جواب زبانی دیا تھا۔ کہ جب میں چھ ماہ کی تھی۔ میرے والد سرکار کی جانب سے قافلہ سالار مقرر ہوئے تھے۔ جب وہ حج کو جانے لگے۔ میری والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ اور نانی صاحبہ مرحومہ نے بھی فرمایا۔ کہ ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ چلیں گے۔ والد مرحوم نے فرمایا۔ کہ لڑکی بہت چھوٹی ہے۔ اتنے دور دراز سفر میں اس کو لے جا نہیں سکتے۔ اور یہاں کس پر چھوڑ کر جائیں گے میری والدہ صاحبہ نے حالانکہ وہ کم سن تھیں۔ اور میں ان کی پہلی اولاد بہت منتوں مرادوں کی تھی۔ جواب دیا۔ کہ لڑکی کو خدا کے حوالے کر کے چلوں گی۔ مجھے ایسا موقع پھر کہاں ملے گا۔ چنانچہ مجھ کو میری انا مریم بی کے پاس میرے چچا صاحب کی نگرانی میں چھوڑ کر اور کپتان شامرٹ فوجی ڈاکٹر کو علاج معالجہ کے لئے کہہ کر میرے والدین حج کو چلے گئے میری والدہ مرحومہ اکثر فرمایا کرتی تھیں۔ جب میں چھ ماہ کے بعد حج سے واپس ہوئی۔ تو میرا دل دھڑک رہا تھا۔ کہ کوئی یہ نہ کہہ دے۔ کہ میری بچی مر گئی۔ اس زمانہ میں ڈاک کا انتظام نہ تھا۔ خط کے ذریعہ یہاں کے حالات معلوم نہیں ہوتے تھے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ میرے والدین کے دل میں کسقدر خوف خدا تھا۔ علاوہ ازیں میرے دادا صاحب بھی حاجی تھے۔ دونوں پھوپھی صاحبوں نے بھی حج کیے تھے۔ اور اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ اسٹیمر جہاز ایجاد نہیں ہوئے تھے۔ بردہ کے جہازوں پر میرے دادا صاحب اور پھوپھی صاحبوں نے سفر کئے تھے۔ میری چھوٹی پھوپھی صاحبہ فرماتی تھیں۔ کہ جب وہ حج کو میرے پھوپا صاحب کے ساتھ جا رہی تھیں۔ رستہ میں بردہ کا جہاز ٹھہر گیا کیونکہ ہوا بند ہو گئی۔ تمام مسافر پریشان۔ حج کا زمانہ قریب تھا۔ تمام رات لق و دق سمندر میں جہاز یکہ و تنہا کھڑا تھا۔ سب مسافر روتے اور دعائیں مانگتے تھے۔ دوسرے دن خدا نے فضل کیا۔ ہوا چلی اور جہاز منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ جن جن سنی خواتین نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ شیعہ حج نہیں کرتے۔ وہ جاہل نہ تھیں۔ پڑھی لکھی تعلیم یافتہ تھیں۔ جب تعلیم یافتہ خواتین کا یہ خیال ہے۔ تو عام جاہل عورتیں کیا کیا نہ کہتی ہوں گی۔ البتہ کربلائے معلیٰ شیعہ اکثر جاتے ہیں۔ اور کیوں نہ جائیں۔ بقول علامہ مفتی نور الضیاء الدین ضیا یار جنگ بہادر

چوں نور نبی شامل انوار حسین است
دیدار خدا حاصل دیدار حسین است

علاوہ ازیں کربلائے معلیٰ جانے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے جب دل چاہا چلے گئے۔ حج کے لئے زمانہ مقرر ہے۔ اسکے معنی یہ نہیں۔ کہ زیارت سے مشرف ہوں تو حج نہ کریں۔ حج تو اصول دین میں داخل ہے۔ کوئی اپنے تئیں مسلمان کہہ کر حج سے منحرف نہیں ہو سکتا۔ سنی حضرات اجمیر شریف اکثر جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ اجمیر شریف قریب ہے۔ قادیان چونکہ قریب ہے۔ احمدی جماعت والے وہاں اکثر جاتے ہوں گے۔ مگر یہ نہیں ہے کہ وہ حج نہیں کرتے۔ اب احمدیہ جماعت والوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ اس سے کیا حاصل۔ ہر شخص اپنی نیکی بدی جانتا اور سمجھتا ہے اگر کوئی حج نہ کرے باوجودیکہ شرعاً اس پر حج واجب ہو چکا ہے تمام سامان فراہم ہو چکے ہیں۔ تو وہ گنہگار خدا کا ہو گا۔ اور اپنے کردار کا جواب دے گا۔ اگر ہم کسی پر جھوٹ تہمت لگائینگے تو ہم ناحق گنہگار ہوں گے۔ خدا کا گناہ اگر کوئی کرے۔ تو خدا رحیم و کریم ہے۔ وہ بخش دے گا۔ لیکن ہم اگر کسی بندہ کا دل دکھائیں گے۔ تو ہرگز خدا معاف نہیں کرے گا۔

چند سال قبل افغانستان میں کسی قادیانی کو سنگسار کر دیا گیا ایسا کرنا کیا کسی مذہب میں جائز ہے؟ احمدی جماعت والے تبلیغ اسلام کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں۔ ایسی کوشش تو نہ سنی کر رہے ہیں نہ شیعہ جب میں یورپ میں تھی۔ تو میں نے یہ دریافت کیا۔ کہ تبلیغ اسلام کیلئے کس فرقہ کے لوگ یہاں کوشاں ہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ قادیانی فرقہ کے لوگ اور بابی فرقے والے جنہیں بہائی بھی کہتے ہیں تبلیغ کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ بہت سے عیسائیوں کو مسلمان بنا رہے ہیں۔ جب میں جرمنی گئی۔ تو وہاں قادیانی مبلغ کو اسلام کی اشاعت میں سرگرم پایا اب تو برلن پایۂ تخت جرمنی میں بہت بڑی مسجد قادیانی فرقہ والوں نے تعمیر کی ہے۔

اس لکھنے سے میری غرض یہ نہیں ہے احمدی جماعت کی اشاعت ہو۔ اور فرقہ ہائے اہل تسنن اثنا عشری مٹائے جائیں۔ بلکہ میں یہ چاہتی ہوں لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اشاعت ہو۔ اسلام کی ترقی ہو۔ مسلمانوں کی تعداد روز افزوں ہو۔ نفاق باہمی دور ہو۔ ایک فرقہ والا دوسرے کو برا نہ کہے۔ سب فرقہ والے آپس میں شیر و شکر کی طرح رہیں۔ خوش خوش اشاعت اسلام کا کام کریں۔ عیسٰی بدین خود موسیٰ بدین خود۔ سب سے بڑا اگر اشاعت اسلام کا اتفاق باہمی ہے۔ اگر اتفاق نہ ہو تو ہرگز مسلمان ترقی نہیں کر سکیں گے۔ اگر مسلمانوں کے کسی ایک فرقہ پر مصیبت آئے تو دوسرے فرقہ والے کیا مدد نہیں کرینگے جب ہمایوں سابق شہنشاہ ہند پر مصیبت آئی تھی۔ اور شیر شاہ سوری نے ہمایوں کو شکست دی۔ اور ہمایوں نے مجبوراً جلاوطنی اختیار کی۔ اور وہ ایران بھاگا تو شیعہ شہنشاہ طہماسپ صفوی نے کس قدر مدد کی۔ سال ہا سال اپنے پاس مثل بھائی کے رکھا اور پھر قزلباشوں اور بختیاریوں کی افواج جرار کے ساتھ ہمایوں کو ہند بھیجا اور شیر شاہ کے بھتیجے کے ساتھ جو اس وقت فرماں روائے ہند تھا۔ جنگ عظیم ہوئی۔ اور ہمایوں تخت سلطنت پر شاہ طہماسپ کی امداد سے جلوہ فرما ہوا۔ اس طرح ایک فرقہ اسلامیہ کی امداد دوسری فرقہ اسلامیہ کو ضرور کرنی چاہیئے اگر ہم آپس میں جھگڑتے رہے تو دوسرے مذہب والے کمزور خیال کر کے دبائیں گے۔ دوسرے مذاہب والوں کی نظروں میں ہم حقیر ہونگے۔ ہندوؤں میں بہت سے فرقہ ہیں۔ لیکن وہ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ سکھ۔ دیدہسٹ ڈھیر اور چمار تک ہندو کہلائیں۔ تاکہ تعداد زیادہ ہو۔ ان کی قوت بڑھے۔ مگر افسوس کہ ایک اسلامیہ فرقہ دوسرے کو گالیاں دیتا اور کافر کہتا ہے۔ مولوی بشارت احمد صاحب نے اپنی تالیف تصدیق احمدیت بجواب قادیانی مذہب مؤلفہ پروفیسر الیاس برنی صاحب میرے دیکھنے کو بھیجی۔ اس کو پڑھ کر مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور یہ چند سطریں لکھنے پر مجبور ہوئی۔ جب تعلیم یافتہ حضرات آپس میں اس طرح لڑیں جھگڑیں تو جاہلوں کا خدا حافظ۔ بقول مولانا روم ؎

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

ایک حدیث تو یہ بھی ہے کہ لاالہ الا اللہ کہو اور جنت میں داخل ہو۔ احمدیہ جماعت والے تو موحد ہیں۔ خدا کو ایک سمجھتے ہیں کلام خدا کو کلام خدا سمجھتے ہیں۔ رسول پاک کو خاتم المرسلین سمجھتے ہیں۔ پھر ان کو کافر کہنا یا سمجھنا عجیب بات ہے۔ ہزاروں غریب مسلمان عیسائی اور آریہ ہو رہے ہیں ان کی روک تھام نہیں کی جاتی۔ بے کار جھگڑوں میں مسلمان وقت برباد کر رہے ہیں۔ جس سے مسلمانوں میں نفاق بڑھ رہا ہے۔ زمانہ کا کیا رنگ ہے اس کا خیال نہیں۔ اگر میرا یہ مضمون مسلمانوں کے کسی فرقہ والوں کو برا لگے۔ تو مجھے معاف کریں۔ میں نے جو کچھ لکھا۔ نیک نیتی سے لکھا ہے۔ میری دلی آرزو ہے۔ کہ مسلمان آپس میں ایک ہو جائیں تاکہ دنیا میں ہماری طاقت و تہذیب کا پھر ڈنکا بجے۔

صغریٰ ہمایوں مرزا بیرسٹرایٹ لا۔ ہمایوں نگر
حیدر آباد دکن

لنڈن میں تبلیغ اسلام و تربیت نو مسلمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ اگست کے آخر تک خدا تعالیٰ نے جو کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

لیکچرز

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے سات تقریریں کیں جن میں مذہب کی ضرورت۔ نجات کا مفہوم۔ اسلام کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت وغیرہ مضامین بیان کئے۔ سننے والوں کی تعداد ڈیڑھ صد سے قریباً چار صد تک کے درمیان ہوتی رہی۔ ۱۰ اگست کو مسیح کی آمد ثانی کی حقیقت پر قریباً دو گھنٹہ تک تقریر کی جس میں اناجیل اور تورات کے حوالہ جات سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح کی دوبارہ آمد سے مراد ان کے ایک مثیل کی آمد تھی۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ حاضرین نے اس مضمون کو نہایت دلچسپی سے سنا اور سوالات کئے۔ تین چار صد کے درمیان حاضری تھی۔ خاکسار نے آخر میں اپیل کی۔ کہ کم از کم آپ لوگ اسلام اور احمدیت کے متعلق تحقیق کریں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ جو کچھ آج تک آپ نے اس پاکیزہ مذہب کے خلاف سنا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ چنانچہ دو شخصوں نے خاص شوق سے لٹریچر پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک تو مسجد میں بھی آنے لگے ہیں۔ ان پبلک جلسوں میں جناب میر عبدالسلام صاحب بی۔ اے بھی حصہ لیتے رہے اور قریباً خاکسار کے برابر ہی انہوں نے بھی تقریریں کیں

ملاقاتیں

ان اصحاب کی تعداد جن سے ملاقات کر کے گفتگو کی ۱۸ ہے۔ ایک پڑوسی کے گھر گیا اور اسے اسلام کے قریباً تمام اصولی مسائل سمجھائے۔ اچھی دلچسپی سے سنتا رہا کتب پڑھنے کا بھی وعدہ کیا۔ ایک نوجوان ڈاکٹر مارٹن کو بھی احمدیت کی تبلیغ کی۔ نو اشخاص سے جا کر ملاقات کی۔ اور باقی یہاں مسجد وقتاً فوقتاً آئے تو ان کو مسائل سمجھائے گئے۔ پانچ اشخاص کو لٹریچر دیا گیا۔

مناظرہ

۲۶ اگست عیسائیوں کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر سننے کے لئے گیا۔ کفارہ کے متعلق سوال کرنے کی اجازت مل گئی۔ لیکچرار صاحب جب خود معقول جواب نہ دے سکے تو اپنی کمزوری کو محسوس کر کے ایک اور شخص کو جواب دینے کے لئے کھڑا کیا۔ چنانچہ کفارہ کے مسئلہ پر قریباً آدھ گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ جب خاکسار نے ثابت کیا۔ کہ کفارہ پر ایمان لا کر بھی عیسائیوں کو وراثتی گناہ کی سزا بھگتنے سے نجات نہیں ملتی۔ تو کہنے لگے۔ کہ کفارہ پر ایمان لانے سے گناہ چھوڑنے کی صرف طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ خاکسار نے وضاحت سے بیان کیا کہ تمام انبیاء کی تعلیم پر عمل کرنے سے یہ طاقت پیدا ہوتی رہی ہے۔ کفارہ کی پھر کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح ثابت کیا۔ کہ عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق خود مسیح گنہگار ثابت ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے گفتگو اچھی ہوئی۔ اور حاضرین نے عیسائی عقائد کی کمزوری محسوس کی۔

تعلیم و تربیت

اس عرصہ میں ۲۸ سبق پڑھائے گئے۔ بعض کو تو اتوار کو پڑھاتا رہا۔ اور بعض دوست دوسرے دنوں میں آئے۔ ایک نو مسلم بائلز کے ہاں گیا سبق بھی پڑھائے نیز با جماعت نمازیں ادا کیں۔ اسی طرح مسز شاہ کے ہاں گیا۔ اور علاوہ بچوں کو سبق پڑھانے کے ان کی معیت میں نمازیں ادا کیں۔ ایک دن مس شوٹر کو اسلامی مسائل سمجھاتا رہا۔

خطوط

عرصہ زیر رپورٹ میں انیس عدد تربیتی و تبلیغی چٹھیاں لکھیں۔ اس کے علاوہ کئی لوکل چٹھیاں بھی لکھی گئیں۔ جو مشن کی

281

جماعت احمدیہ نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ ستمبر کا یوم التبلیغ احمدی جماعتوں نے ہر جگہ کامیابی کے ساتھ منایا۔ اور عمدگی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی کوشش کی۔ ذیل میں موصولہ اطلاعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

کوہ مری

یوم التبلیغ کو خوب تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ (۱) علماء کو دعوت مباہلہ (۲) پکارنے والے کی آواز (۳) آخر کون غالب رہا (۴) اسلام اور عیسائیت (۵) انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک معیار (۶) اور امام الزمان تقسیم کئے گئے

(عبد الرحمٰن خاں)

گھوڑا گلی

حضرت مولوی شیر علی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ بندہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کل تبلیغ کی خدمت میں مصروف رہا۔ ایک تعلیم یافتہ آدمی کو بارہ بجے تک تبلیغ کی دو کتابیں ان کو دیں۔ ظہر کے بعد مغرب تک تبلیغ کی گئی۔ دو دکانوں پر بیٹھ کر چند لوگوں کو پیغام حق سنایا۔

بنارس

باوجودیکہ اس دن بارہ بجے تک بارش ہوتی رہی۔ احباب نے فریضہ تبلیغ کے ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل اور دیگر احباب نے بڑی سرگرمی سے کام کیا۔ غلام محی الدین سکرٹری تبلیغ

جھمٹ ضلع لدھیانہ

احباب جماعت کے دو گروپ بنا کر دیہات میں تبلیغ کے لئے روانہ کئے گئے۔ ۷ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ بعض لوگوں نے جلسہ سالانہ پر آنے کا وعدہ کیا۔ غلام محمد سکرٹری تبلیغ

شملہ

مورخہ ۳۰ ستمبر کو تبلیغ ڈے نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ احباب نو گروپ میں تقسیم کئے گئے۔ جنہوں نے صبح سے لے کر شام تک تبلیغ کی۔ بعض احمدی احباب نے غیر احمدیوں کو دعوت چائے پر بلا کر تبلیغ کی۔ الغرض بغیر کسی ناگوار واقعہ کے تمام دن نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ فضل محمد خاں

کلانور

۳۰ ستمبر یوم التبلیغ کو احباب جماعت نے مختلف دیہات

موضع اُناری۔ نٹرانوالی۔ اور رحیم آباد میں تبلیغ کی ایک صاحب مرزا فضل بیگ نے وعدہ کیا کہ وہ جلسہ سالانہ پر ضرور قادیان آئیں گے۔ تبلیغی ٹریکٹ بھی لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔ مبارک بیگ احمدی

سیدوالہ

یہاں کی جماعت احمدیہ نے کامیابی کے ساتھ یوم التبلیغ منایا۔ ۱۳ گاؤں میں قریباً ۲۸۰ افراد کو تبلیغ کی گئی۔

امام الدین

سرائے نورنگ (بنوں)

۳۰ ستمبر کو احباب جماعت نے تمام دن تبلیغ کی۔ ایک گاؤں کے مولوی صاحب کو تبلیغ کی جنہوں نے مان لیا کہ واقعی آخری زمانہ ہے۔ اور ہم احمدیت کی کتابیں پڑھیں گے۔ محمد طیب

سیالکوٹ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے یوم التبلیغ نہایت شان سے منایا۔ تمام جماعت کے وفود بنا کر شہر اور مضافات میں تبلیغ کی گئی تین ہزار کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے احمدی خواتین نے بھی خصوصیت کے ساتھ اس دن تبلیغ میں حصہ لیا۔ سکرٹری تبلیغ

مردان

جماعت احمدیہ مردان نے یوم التبلیغ بڑی اچھی طرح منایا۔ غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ محمد عمر سکرٹری تبلیغ

کیرنگ (اڑیسہ)

۳۰ ستمبر کا دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام احباب نے تبلیغ کرنے میں گذارا۔ اور ارد گرد کے ۶ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ بعض جگہ غیر احمدی سختی سے پیش آئے۔ مگر ہماری طرف سے اس کا جواب نہ دیا گیا اور صبر و تحمل سے کام لیا جس کا بڑا اچھا اثر ہوا۔ عبد الحمید خاں سکرٹری تبلیغ

سری بار (اڑیسہ)

۳۰ ستمبر یوم التبلیغ کو انفرادی طور پر اور بذریعہ لٹریچر کے تبلیغ کی گئی۔ احمدی خواتین نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا

کالے خاں احمدی

امراؤتی (سی پی)

۳۰ ستمبر کو یوم التبلیغ منایا۔ کئی لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ بعض نے سوالات بھی کئے جن کا جواب دیا گیا۔

صالح محمد احمدی

کریام (جالندھر)

یوم التبلیغ سے ایک دن پیشتر ہی تمام پروگرام مرتب کر لیا گیا تھا۔ اور احباب جماعت کے کچھ وفود بنائے گئے تھے۔ ۳۰ ستمبر کو سب نے کریام اور ارد گرد کے دیہات میں تبلیغ کی۔ ٹریکٹ بھی کثرت سے تقسیم کئے

حاجی غلام احمد

شاہجہانپور (یوپی)

۳۰ ستمبر کا تمام دن تبلیغ کرنے میں گذارا۔ دوستوں کو وفد کی صورت میں دیہات میں روانہ کیا گیا تھا۔ جنہوں نے شام تک تبلیغ کی۔ غیر احمدیوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا۔ اور اس کا اقرار کیا۔ کہ احمدیہ جماعت اسلام کی خدمت کرنے والی ہے۔ اور بہت ترقی کر رہی ہے تبلیغی ٹریکٹ بھی بہت تعداد میں تقسیم کئے گئے۔

چوہدری سردار خاں سکرٹری تبلیغ

پاک پٹن

۳۰ ستمبر یوم التبلیغ کو تمام دن تبلیغ میں گذارا۔ تمام شہر میں پوری کوشش سے تبلیغ کی گئی۔ جس میں غیر احمدی رشتہ داروں کو خاص طور پر مد نظر رکھا گیا۔ ایک آدمی نے بیعت کا اعلان کیا۔ جس کی درخواست بیعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجدی گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک سکرٹری تبلیغ

کوئٹہ

کوئٹہ کے احمدیوں میں چونکہ بلوچستان کا اصلی باشندہ کوئی نہیں۔ اور احمدیوں کے غیر احمدی رشتہ داروں کی تعداد بھی نہایت قلیل ہے۔ اس لئے رشتہ داروں کے علاوہ شہر و چھاؤنی کو مختلف حصص میں تقسیم کر کے احباب نے ایک خاص انتظام کے ماتحت فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ زبانی گفتگو کے علاوہ لٹریچر کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ سٹیشن پر جانے والے مسافروں میں بھی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ بیرونی رشتہ داروں اور بلوچستان کے رؤسا کو بذریعہ ڈاک لٹریچر ارسال کیا گیا۔ مردوں کے علاوہ مستورات اور ینگ مین ایسوسی ایشن کے ممبروں اور بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب اور سیاست

ہندوستانی مسلمان ایک فیصلہ کریں

معزز معاصر "کارواں" بلند شہر نے اپنے یکم اکتوبر کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوانوں کے ماتحت جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ اس قابل ہیں۔ کہ مسلمان ان پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اور جو لوگ مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی سخت مذمت کریں۔ ورنہ خطرہ ہے مکہ ناقابل تلافی نقصان پہنچ جائے۔ (ایڈیٹر)

حال ہی میں پنجاب کی سرزمین سے ایک عجیب قسم کے قضیہ کا اظہار ہوا ہے۔ واقعہ صرف اتنا ہے کہ پچھلے دنوں حکومت کا یہ منشا پایا گیا تھا۔ کہ وہ وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری کے لئے ظفر اللہ خاں (جو قادیانی ہیں) کو منتخب کرنیوالی ہے۔ اسپر پنجاب کے مسلمانوں نے وہ ہنگامہ برپا کیا۔ کہ الہیٰ توبہ اور پھر پنجاب والوں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر یو پی وغیرہ میں بھی اس قسم کے جلسے کئے۔ کہ ظفر اللہ خاں کو وائسرائے کی کونسل میں مسلمانوں کا نمائندہ ہو کر جانے کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ اسپر حکومت نے اس تقرر کو کچھ دنوں کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ مگر مسلمانوں سے ایک سوال بھی کر دیا ہے۔ کہ اگر قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ تو پھر انہیں مسلمانوں کی مردم شماری میں کیوں شمار کیا جائے۔ اسوقت مسلمانوں کی اقلیت کو جو حقوق دیئے گئے ہیں۔ ان میں قادیانی جماعت کے حقوق بھی شامل ہیں۔ کیونکہ حکومت قادیانیوں کو بھی ابھی تک مسلمان سمجھتی تھی۔ اب اگر وہ پنجاب کے مسلمانوں کے قول کے مطابق مسلمان نہیں ہیں۔ تو پھر ان کی اقلیت الگ بنائی جائے۔ اور مسلمانوں کے حقوق میں ان کے جو حقوق شامل کر دیئے گئے ہیں۔ علیحدہ کر دیئے جائیں جسطرح کہ سکھوں کے حقوق علیحدہ ہیں۔

بات نہایت معقول ہے۔ یہ انصاف کے خلاف بھی ہے۔ کہ ایک جماعت کو مسلمان مسلمان نہ سمجھیں اور جب اس جماعت کے کسی فرد کو کوئی جگہ دینے کا سوال آئے تو اسے کافر ظاہر کریں۔ اور اس کے تقرر کے خلاف شور و شر مچائیں۔ اور جب فی صدی حقوق کا سوال اٹھے۔ تو اس جماعت کو بھی شامل کر لیں۔ جب مسلمان قادیانیوں کو اسلام سے خارج قرار دے رہے ہیں۔ تو ان کی جماعت کو بھی علیحدہ کرا دیں۔ اور اپنے حقوق میں سے ان کا حصہ نکال دیں۔ اس قضیہ کو ایک سلسلہ کی کڑی سمجھئے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی یہ فطرت ہو گئی ہے۔ کہ وہ عقیدوں کے ماتحت اپنی قوم کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے سوا ہر دوسری جماعت کو کافر اور غیر مسلم قرار دیدیتے ہیں۔ یہ ایک مضحکہ خیز اور قومیت کے لحاظ سے قطعی بے سر و پا جھگڑا ہے۔ مگر ہندوستان کی فضا آئے دن اس قسم کے جھگڑوں سے مکدر ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے ہمارے خیال میں ایک فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ اس قسم کے جھگڑوں کا سدباب ہو جائے۔

مسلمان کون ہے۔

پہلے یہ طے کرو کہ مسلمان کون ہے۔ اور یہ بھی طے کرو۔ کہ اسکا فیصلہ کرنے کا کون حق رکھتا ہے۔ غور کیجئے اہل سنت والجماعت اہل تشیع کی نگاہ میں اور اہل تشیع اہلسنت والجماعت کی نگاہ میں کافروں سے بدتر ہیں۔ یقین نہ آئے۔ تو لکھنؤ کے "النجم" اور "سرفراز" کا پچھلا فائل دیکھ لیا جائے۔ اور نہیں تو اپنے اپنے دلوں ہی میں انصاف سے غور کیجئے۔ کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں کہاں تک بجا ہے۔ قادیانی غیر قادیانی کے خیال میں اور غیر قادیانی قادیانی کے خیال میں اسلام سے خارج ہیں۔ اسمٰعیلی غیر اسمٰعیلی کے اصول سے اور غیر اسمٰعیلی اسمٰعیلی کے اصول سے مشرکوں سے بدتر۔ اسی طرح اہلحدیث وہابی۔ دیوبندی۔ بریلوی۔ غرضیکہ تمام فرقوں پر نگاہ ڈالی جائے۔ ان تمام فرقوں کی یہ حالت ہے۔ کہ ایک فرقہ والا دوسرے فرقہ والے کو مشرک کافر بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ خیال کرتا ہے معاملہ یہیں ختم نہیں ہوتا۔ عورتوں کو آزاد کرنیوالے اپنی مخالفین کو اور عورتوں کو مقید رکھنے والے حامیان آزادی نسواں کو کافروں سے بدتر سمجھتے ہیں۔ صوفی غیر صوفی کو اور غیر صوفی صوفی کو مشرک سے کہیں بدتر خیال کرتا ہے۔ یہ خیال ہی نہیں۔ بلکہ عقیدہ ہے۔ اور ان عقیدوں کے ماتحت آئے دن جوتم پیزار ہوتی رہتی ہے اگر یہ کہا جائے۔ کہ دلائل اور استدلال کی صداقت پر فیصلہ کیا جائے۔ تو یہ حقیقت ہے۔ کہ ہر فرقہ والے کے پاس اس قدر استدلال اور دلائل ہیں کہ شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اور اپنے اپنے خیال میں سب صادق ہیں۔ اس لئے ہم اپنے خیال سے چاہے یہ کہدیں۔ کہ ظفر علیخاں اور مولوی حبیب الرحمٰن لودیانوی وغیرہ صادق ہیں اور قادیانی جھوٹے مگر قادیانیوں کے عقیدہ کے مطابق تو ان لوگوں سے زیادہ کوئی کاذب نہ ہوگا:۔

فیصلہ کیسے ہو

اب بتائیے کہ فیصلہ کیونکر ہو۔ اگر صرف حبیب الرحمٰن صاحب کے عقیدہ کو صحیح مان کر صرف انہیں لوگوں کو مسلمان سمجھا جائے۔ جو انکے عقائد کی پیروی کریں۔ تو غالباً ۸ کروڑ مسلمانوں میں سے مشکل سے تین لاکھ آدمی ایسے نکلیں گے۔ کہ جو مسلمان کہلائے جا سکیں۔ تو کیا ان تین لاکھ مسلمانوں کو ہی مسلمان سمجھا جائے۔ اور اعلان کر دیا جائے کہ بس یہی مسلمان ہیں۔ باقی تمام قادیانی۔ اسمٰعیلی شیعہ وغیرہ غیر مسلم ہیں۔ پھر دیکھئے۔ کہ مسلمانوں کے قومی حقوق کا کیا ستیاناس ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے حقوق ہر اقلیت سے بھی کم نکلیں گے:۔

مذہب اور سیاست

حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمان لیڈر ہر معاملہ میں مذہب کی آڑ لے لیتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ عوام کو اس طرح بہت جلد گمراہ کیا جا سکتا ہے۔ مذہب اور سیاست ایک چیز ہو سکتی ہے لیکن صرف اس جماعت کے لئے جو مذہب کو تنگ خیالی اور تعصب سے علیحدہ ہو کر دیکھتی ہو۔ ہندوستان کے تنگ نظر مسلمانوں کے لئے نہیں جو ڈاڑھیوں اور پائجاموں کے پائنچوں تک میں مذہب کو تحت نزیبانہ حیثیت میں دخل دیتے ہیں۔ ترکوں نے اسی جذبہ کے ماتحت مذہب اور سیاست کو الگ الگ کر دیا کیونکہ کسی آزاد قومیت کی بنیاد اسوقت تک نہ رکھی جا سکی جب تک کہ مذہب اور سیاست بالکل علیحدہ نہ تھے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ چاہے کوئی اس سے کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کرے کہ ہندوستان میں بھی اس وقت تک کسی آزاد قومیت کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ جب تک کہ ہمارے علماء اور لیڈروں کی تنگ ظرف اور متعصب ذہنیتوں میں انقلاب عظیم نہ ہوگا۔ مذہب کا تعلق خدا سے ہے۔ نہ کہ ان سے پھر وہ کسی کو غیر مسلم یا کافر کہنے والے کون۔ کیا انہیں یہ یقین ہے۔ کہ وہ خود کیا ہیں۔ خواہ مخواہ کے لئے خدائی فوجدار بن بیٹھے ہیں۔ کوئی انسان کسی مذہب کا تنہا اجارہ دار نہیں بن سکتا:۔

اس وقت مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ مہلک بات یہ ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے مسائل کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے فرقہ وارانہ جھگڑوں میں اسقدر مبتلا ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں اپنے بڑے بڑے قومی و ملکی مسائل سمجھنے کا ہوش بھی نہ آئے۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہمارے علماء اور لیڈر ہمیں اسی ہلاکت کی طرف لئے جا رہے ہیں۔

تم یہ دیکھتے ہو۔ کہ قادیانی غیر مسلم شیعہ کافر اور وہابی مشرک ہے۔ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ اس وقت دنیا میں تمہاری پوزیشن کیا ہے۔ اور دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں تمہارا قومی وقار کیا ہے۔ تمہیں اپنی قومی ترقی اور سیاسی ارتقا کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج مسلمان بدترین قومی حیات کا حامل ہے۔ اس کے خیالات کی پستی اسے چھوٹی چھوٹی اور رکیک باتوں میں مصروف رکھتی ہے۔ اور اسکا دماغ اہم ملکی مسائل کی طرف متوجہ ہونے سے گریز کرتا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر احرار کی شرارت کا لازمی نتیجہ نکل آیا

انتخاب اسمبلی کے سلسلہ میں احرار تمام حلقہ انتخاب میں برابر جلسے کر رہے تھے۔ ان کے مخالفین نے کہیں ان سے تعارض نہیں کیا۔ اس لئے کہ ان کے خلاف معزز مسلمان ہیں۔ جو آزادی خیال کے حامی ہیں۔ ان کی رائے یہ تھی۔ اور اب بھی ہے کہ انتخاب کے متعلق ہر فریق کو موقعہ ملنا چاہئے کہ وہ اپنے استدلال کو عوام کے روبرو پیش کرے اور یوں عامۃ المسلمین کو پتہ چلے کہ کون فریق کس اصول پر ان سے ووٹ طلب کر رہا ہے۔ احرار کے متعدد جلسے ہو چکے۔ تو فریق ثانی نے بھی جلسے کرنے کا فیصلہ کیا۔ پہلا جلسہ لاہور شہر میں ساد ھووں کے تکیہ میں ہوا۔ میں اس جلسہ کا صدر تھا۔ وہاں احرار نے شرارت کرنا چاہی مگر ناکام رہے۔ دوسرا جلسہ امرتسر میں ہوا۔ اس کے صدر مسلمانوں کے ہر دلعزیز محبوب لیڈر شیخ صادق حسن صاحب تھے۔ احرار نے اتنا نہ سوچا کہ جس جماعت نے ان کے جلسوں میں ابتری پیدا نہیں کی۔ اس کے جلسہ میں فتنہ پیدا کرنا صحیح نہ ہوگا۔ ان کو اس بات کا خیال بھی نہ آیا۔ کہ جلسہ کی کرسی صدارت پر وہ محترم ہستی متمکن ہے۔ جس کے احسان کے بوجھ سے احرار کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں۔ اور جس کا نمک ان میں سے ہر ایک کی شریانوں میں موجود ہے۔ انہوں نے بقول کسے

نیش عقرب نہ از پئے کین است ؛ مقتضائے طبیعتش این است

جلسہ میں فتنہ و فساد پیدا کیا۔ مسلمانوں میں سر پھٹول ہوئی اور ڈنڈا بازی تک نوبت پہنچی۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس کے بعد جب احرار نے جلسہ کرنا چاہا۔ تو انکی اشتعال انگیز تقریروں کی وجہ سے وہ جلسہ بھی منتشر ہو گیا اور وہاں بھی فساد ہوا۔ اس فتنہ پردازی سے ملت کو جو نقصان پہنچے گا۔ وہ ظاہر ہے۔ افسوس ہے کہ احرار جوش شرارت میں اتنا نہیں سوچتے۔ کہ فتنہ پردازی ایسا کھیل ہے۔ جس کو فریقین آسانی سے کھیل سکتے ہیں۔ کاش یہ لوگ اب بھی بدمعاشی کے ان جذبات کو جو ان کی طبائع کا جزو لاینفک ہیں دبا سکیں۔ اور فتنہ و فساد سے اپنے مقابل کے جلسے خراب کرنا چھوڑ دیں۔ تاکہ فریقین امن سے انتخاب کو نباہ لیں۔

(سیاست ۱۲ اکتوبر)

مسٹر خالد لطیف گابا کے بیان مندرجہ زمیندار کی حقیقت

جناب چودھری خادم حسین صاحب آف پاروال ضلع گورداسپور اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسٹر خالد لطیف گابا کا بیان زمیندار مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں پڑھ کر مجھے سخت حیرت ہوئی تھی۔ جب میں نے ان سے استفسار کیا تو انہوں نے کہا۔ کہ "میں نے صرف استفسار کئے جانے پر اتنا کہا تھا۔ کہ میں احمدی نہیں ہوں اور نہ ہی کسی اور فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں سیدھا سادہ مسلمان ہوں"۔ زمیندار کے باطل اور معاندانہ پروپیگنڈا کی حقیقت اس امر واقعہ سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

(ناظر امور خارجہ۔ قادیان)

ضرورت ہے۔ کہ ایک بہت بڑے رقبہ کے مالک رئیس کو چند ایسے منشیوں کی ضرورت ہے جو مقدم کلاس پاس ہوں۔ ضرورت مند قریشی محمود احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ محمود آباد ورخانیوال ضلع ملتان سے خط و کتابت کریں۔ (ناظر امور عامہ)

اطلاع خاص

دوستوں کی درخواست منظور۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز نے رعایت کر دی ہے

میرے معزز دوستوں اور پرانے گاہکوں نے ایک عرصہ سے ہم پر غیر معمولی زور دے رکھا تھا کہ ہم اپنے دواخانہ کی ادویات میں ضرور کچھ عرصہ کے لئے رعایت کریں۔ تاکہ ضرورتمند اصحاب فائدہ اٹھا سکیں۔ زمانہ کی بے روزگاری نے لوگوں کے حالات نہایت مخدوش کر رکھے ہیں اور ہر بیماری کی زیادتی نے پریشان و مبتلاء بلا کر رکھا ہے۔ پیسہ کی کمی علاج کے راستہ میں روک بنی ہوئی ہے۔ ان حالات کی رو سے مخلوق خدا ابتلا میں مبتلا ہے۔ لہذا ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ دو ماہ کے لئے یعنی اکتوبر و نومبر ۱۹۳۴ء کے لئے۔ دواخانہ ہذا کی ادویات میں رعایت کر کے ضرورتمند اصحاب کو فائدہ پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری نیت کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ آمین

اشتہاری ادویات کی فہرست

حب الطحرانی تولہ عـہ رعایتی قیمت فی تولہ مکمل رعایت للعہ	تریاق جریان ۴۸ خوراک عـ ؍ ؍ عـہ
حبوب عنبری ۶۰ گولی عـہ ؍ عـہ	نعمت الٰہی اٹھرا پیدا ہونیکی دوائی مکمل خوراک ؍ ؍ للعہ
حب نظامی ۶۰ گولی ؍ ؍ للعہ	مفید النساء گولیاں ۶۰ گولی عـ ؍ ؍ عـہ
روح جام عشق ۶۰ گولی ؍ ؍ للعہ	کشتہ فولاد عـ فی تولہ لعہ ؍ ؍ عـہ
گولڈن پلز ۶۰ گولی ؍ ؍	کشتہ فولاد ۲ ؍ للعہ ؍ ؍
فولادی گولیاں ۶۰ گولی ؍ ؍ للعہ	تریاق گردہ فی شیشی عـ ؍ ؍ عـہ

ان ادویات کے علاوہ بھی سب ادویات میں اسی طرح رعایت ہے۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو۔ وہ اکتوبر۔ نومبر ۱۹۳۴ء کے آخر تک اپنا آرڈر دے سکتے ہیں۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

کی بالکل نئی اور مضبوط بلڈنگ مع رہائشی مکان

واقعہ محلہ دار الفضل فروخت ہوتی ہے۔ جو صاحب بیع یا رہن لینا چاہیں وہ لے لیں آئندہ کے لئے پریس اسی جگہ کرایہ مقررہ پر کام کرے گا۔ اندرون شہر میں بھی ایک مکان معہ منزل بالائی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ شہری طرز کا۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

اکسیر تسہیل ولادت بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ۱ روپیہ صرف۔ منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وائسریگل لاج کے لئے سر سی پی ٹیگور نے نئی دہلی سے ۱۲ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق سلطان ٹیپو کی ایک تصویر پیش کی ہے۔

ملبورن کی صد سالہ جوبلی میں شامل ہونے کے لئے مسٹر عبد المتین نائب صدر اسمبلی کو منتخب کیا گیا ہے۔ شملہ سے ۱۲ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق وہ انڈین پارلیمنٹری ایسوسی ایشن کی طرف سے شامل ہونگے۔

بڑودہ سے ۱۲ اکتوبر کی خبر مظہر ہے۔ کہ وہاں پر جاگیرداروں کی ایک میٹنگ اس غرض کے لئے ہونے والی تھی۔ کہ گورنمنٹ ہند کو بھیجنے کے لئے ایک میمورنڈم تیار کیا جائے۔ جس میں شکایات کی تحقیقات کی درخواست کی جائے۔ لیکن گورنمنٹ نے اس میٹنگ کے انعقاد کی اجازت نہیں دی۔

سپین میں جو خانہ جنگی اور بغاوت رونما تھی۔ اس کے متعلق میڈرڈ سے ۱۲ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ وہاں باغیوں پر قابو پالیا گیا ہے۔ اور شورش بہت حد تک ختم ہوگئی ہے۔ حکومت کے ہوائی جہازوں نے باغیوں پر شدید گولہ باری کی ہے۔ ایک سو باغی ایک کان میں پناہ گزین تھے۔ جس میں داخل ہونے کا راستہ فوجوں نے بند کردیا۔ اور اس طرح تمام باغی زندہ درگور کردئے گئے۔ ایک قریہ میں سرکاری توپ خانہ نے گولہ باری کرکے ۱۵۰ باغیوں کو ہلاک کردیا۔

امریکہ کے ماہرین فن تعمیر کی ایک پارٹی کراچی سے ۱۲ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ہندوستان آرہی ہے اس کا مقصد ان کھنڈرات سے زر و مال تلاش کرنا ہے جو حال میں لاڑکانہ اور کراچی کے اضلاع میں دریافت ہوئے ہیں۔

گاندھی جی کی سالگرہ کے جلسہ منعقدہ بڑودہ میں ایک کانگرسی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مہاتما گاندھی کے برت محض ڈھونگ ہیں۔ اور آتما کی آواز ایک خوفناک دھوکہ ہے۔ جو سادہ لوح ہندوستانیوں سے کیا جارہا ہے۔

فقیر آلنگرا اور نواب دیر کی افواج میں پشاور سے ۱۳ اکتوبر کی آمدہ اطلاع کے مطابق شدید جنگ ہوئی جس میں بہت سے قبائلی اشخاص زخمی ہوئے۔

مسٹر گابا کے متعلق لاہور سے ۱۲ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ بھارت انشورنس کمپنی کی ڈائرکٹری کیلئے ان کے مقابلہ پر ان کے چھوٹے بھائی جیون لال گابا تھے۔ جو کثرت آراء سے کامیاب ہوگئے

ہندوستانی ہواباز مسٹر چاولا کو جو آجکل انگلستان میں مقیم ہیں۔ ناگپور سے ۱۳ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق مہاراجہ دربھنگہ نے ایک ہزار روپیہ کا عطیہ بھیجا ہے۔

لنڈن سے ۱۲ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سلیکٹ کمیٹی نے ہندوستانی اصلاحات کے متعلق اپنا کام مکمل کرلیا ہے۔ تھوڑا سا کام باقی ہے۔ جس کے لئے عنقریب کمیٹی کا ایک آخری اجلاس ہوگا۔ اور رپورٹ نومبر کے اختتام میں شائع ہوگی۔

انڈین ریلوے کانفرنس جو شملہ میں ہورہی تھی وہاں سے ۱۴ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق اس کی کارروائی ختم ہوگئی ہے۔ ۳۶-۱۹۳۵ء کے لئے ایجنٹ۔ این ڈبلیو آر کو صدر منتخب کیا گیا ہے۔

حکومت ایران طہران سے ۱۳ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق یہ تجویز کررہی ہے۔ کہ خلیج فارس پر تین بحری مستقر قائم کرے۔ گودی گھر کی تعمیر کے سلسلہ میں جاپانی کمپنیوں کے دو نمایندے وزیر خارجہ ایران سے گفت و شنید کررہے ہیں۔

فرانس کا وزیر خارجہ ایم بارتھو جس کو حال میں شاہ یوگوسلاویہ کے ساتھ قتل کردیا گیا ہے۔ پیرس ۱۳ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق اس کی تجہیز و تکفین کردی گئی۔ دفن کرنے سے پہلے نعش کو ایک توپ گاڑی میں رکھ کر پیرس کے گلی کوچوں میں پھرایا گیا۔ جنازہ میں ملک معظم کی طرف سے برطانوی سفیر موجود تھا۔

محمد صدیق صاحب کو جس پر پالے شاہ کے قتل کا مقدمہ دائر ہے۔ قصور سے لاہور جیل میں منتقل کردیا گیا ہے۔

گاندھی جی نے بمبئی سے ۱۵ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق کانگرس سے اپنی علیحدگی کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ میں بمبئی کانگرس کے فوراً بعد کانگرس سے علیحدہ ہوجاؤں گا۔ ڈاکٹر انصاری مسٹر پٹیل۔ اور عبد الغفار خاں سب میرے خیال سے متفق ہیں۔ کہ میری علیحدگی کا وقت آگیا ہے۔

مسٹر رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کے متعلق لنڈن سے ۱۵ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اغلباً آئندہ سال پالیٹکس سے ریٹائر ہوجائیں گے۔

برلن سے ۱۴ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ وہاں پر حال میں گورنمنٹ نے یہودیوں کے خلاف یہ قانون جاری کیا ہے۔ کہ برلن کے بازاروں میں چار سے زیادہ اکٹھے نہیں پھر سکتے۔ نہ ہی کھڑے ہو سکتے ہیں۔

لائل پور سے ۱۴ اکتوبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ نے کمالیہ کے ایک رئیس کو ایک طویل عرصہ کے لئے کچھ زمین ٹھیکہ پر دی تھی۔ مگر پھر کچھ عرصہ کے بعد اسے زمین خالی کرنے کا حکم دیا۔ اس نے گورنمنٹ کے اس حکم کے خلاف دعویٰ دائر کرکے پچاس ہزار روپیہ ہرجانہ کا مطالبہ کیا۔ عدالت نے ۱۷ ہزار روپیہ کی ڈگری اس کے حق میں دیدی ہے۔

دہلی ۱۵۔ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا اپنے اخراجات میں کمی کرنے کے خیال سے اس تجویز پر غور کررہی ہے۔ کہ سردیوں میں دفاتر ۱۰۔ کی بجائے ۹ بجے کھل کر تین بجے بند ہوجایا کریں۔ اس طرح تین بجے سے چار تک جو بجلی کا خرچ ہے۔ وہ بچ جائے گا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ افسروں اور کلرکوں کی بیویوں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ اس طرح کھانا پکانے کے لئے انہیں کم از کم سات بجے صبح بستر سے اٹھنا پڑے گا۔

ہوشنگ آباد سے ۱۵۔ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق وہاں پر ایک سادھو یوگیانہ سمادھی کا مظاہرہ کررہا ہے۔ اس نے سات دن ہوئے اپنے آپ کو چھاتی تک ایک گڑھے میں دفن کردیا۔ اور اب تک زندگی کی کسی ظاہرہ حرکت کے بغیر خاموش بیٹھا ہے۔ اس ریاضت کا خاتمہ دسہرہ کے دن ہوگا۔

مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار کے متعلق لاہور سے ۱۵۔ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ ان کو کرم آباد کے قریب موٹر کے حادثہ سے چوٹیں آئی ہیں۔

مہاراجہ فرید کوٹ کی رسم گدی نشینی نیو دہلی سے ۱۵۔ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ادا کی جائے گی۔

قاہرہ سے ۱۳ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ترکی گورنمنٹ کے روبرو ایک اہم تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ انگورہ کا نام مصطفےٰ کمال کے نام پر رکھا جائے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی